صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 25۔اگست 2016ء

روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 25۔اگست 2016ء 21 ذیقعد 1437 ہجری 25 ظہور 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 194

القابات رسولؐ

طٰہٰ: طیب، ہادی، اے پاک رسول اور ہادیٔ کامل۔	(طٰہٰ:2)
یٰس: یا سید۔اے سردار	(یٰس:2)
المزمل: اچھی طرح چادر میں لپٹنے والا۔	(المزمل:2)
المدثر: کپڑا اوڑھنے والا۔	(المدثر:2)
عبداللہ: اللہ کا بندہ	(الجن:20)
الانسان: انسان کامل	(الاحزاب:73)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مستشرقین کی نظر میں

عالمی برادری کے اصول سکھائے:

پروفیسر کے ایس رام کرشنا راؤ ایک ہندو سکالر ہیں۔میسور (بھارت) کی یونیورسٹی میں شعبہ فلسفہ کے نگران رہے ہیں۔آنحضرت ﷺ کے بارہ میں لکھتے ہیں:

محمد (ﷺ) نے جو عالمی برادری کا اصول سکھایا اور انسانیت کی برابری کا جو درس آپؐ نے دیا، اس نے معاشرے میں انسانیت کا معیار بلند کرنے میں ایک بہت عظیم کردار ادا کیا۔اگرچہ تمام عظیم مذاہب نے بھی یہ اصول سکھایا ہے لیکن نبیٔ اسلام (ﷺ) نے اس خیال کو عملی جامہ پہنا کر دکھایا اور آپؐ کی اس کاوش کی حقیقی اہمیت شاید کسی ایسے وقت میں پہچانی جائے گی، جب ایک عالمی شعور اجاگر ہو اور نسلی تفاخر مٹ جائیں اور انسانی بھائی چارے کا ایک مضبوط نظریہ وجود میں آئے۔

("Muhammad The Prophet of Islam" by Prof K. S. Ramkrishna Rao published by Madhur Sandesh Sangam Dehli. 2010. Pg. 7)

محبت کی جہانبانی اور رحمت کی بے کرانی:

سُرجیت سنگھ لانبہ سکھ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں آپ ہندوستان کے مشہور شاعر اور ادیب ہیں۔2004ء میں اردو میں آپ کی ادبی خدمات کی وجہ سے اردو اکیڈمی دہلی نے آپ کو ایوارڈ سے نوازا۔

سُرجیت سنگھ لانبہ اپنی کتاب ''قرآن ناطق (محمد ﷺ)'' میں لکھتے ہیں:۔

''اسلام ایک لفظ میں توحید کا نام ہے۔اور توحید کیا ہے؟ (کلمہ طیبہ) اسلام سلامتی اور امن کا پیغام دیتا ہے۔اسلام دامن سمیٹنے کا نام نہیں بلکہ دامن وسیع کرنے کا نام ہے۔اس طرح کہ کائنات اور کائنات کی تمام موجودات اس میں سما جائیں، اس کے سایۂ عاطفت میں آجائیں۔اسلام محبت کی جہانبانی اور رحمت کی بے کرانی چاہتا ہے۔اسلام اخوت کی جہانگیری اور مروت کی فراوانی کا طالب ہے۔عشقِ محمدیؐ میں فنا ہونے اور نورِ محمدیؐ کو اپنے اندر سمو لینے کی دعوت دیتا ہے۔اسلام کی خدمت کا اجارہ دار کوئی ایک شخص نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جس سے چاہتا ہے اسلام کی خدمت کا کام لے لیتا ہے۔'' (قرآن ناطق (محمد ﷺ) از سرجیت سنگھ لانبہ صفحہ 29-28۔مطبع: میٹرو پرنٹرز لاہور 2008ء)

صادق اور امین کے خطاب کے حقدار:

شردھے پرکاش دیو جی اپنی کتاب ''سوانح عمری حضرت محمدؐ صاحب بانیٔ اسلام'' میں لکھتے ہیں:۔

''انہوں نے یمن وغیرہ کے اطراف میں سوداگری کے لئے سفر کئے۔جن سے ان کی دیانتداری وایمانداری، سچائی اور خوش اطواری اس درجے ظاہر ہوئی کہ لوگوں نے ان کو صادق اور امین کا خطاب دیا۔''

(سوانح عمری حضرت محمدؐ صاحب بانیٔ اسلام صفحہ 24 از شردھے پرکاش دیو جی۔پبلشر: نرائن دت سہگل اینڈ سنز بک سیلرز لاہور۔ایڈیشن دہم)

نماز کی حقیقت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''نماز کیا ہے۔یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا اس سے اپنی حاجات کا مانگنا یہی نماز ہے''۔ (بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

IELTS کورس

نظارت تعلیم کے تحت IELTS کورس مورخہ 20 ستمبر 2016ء سے شروع کروایا جا رہا ہے۔اس کورس میں شمولیت کے خواہشمند طلبہ وطالبات اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر کروالیں۔رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 10 ستمبر 2016ء ہے۔رجسٹریشن کروانے کیلئے کوائف نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔فون نمبر: 0476212473

موبائل: 03339791321

Email:registration@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

داخلہ ایم ایس سی میتھ

نصرت جہاں کالج دارالرحمت ربوہ میں M.Sc. Mathematics میں داخلہ کا آغاز ہو چکا ہے۔

داخلہ کی شرائط: B.Sc (Math A-B کے ساتھ) میں کم ازکم 45% مارکس ہوں یا B.Sc کی مساوی تعلیم میں Math A-B کے ساتھ کم ازکم 50% مارکس ہوں۔داخلہ فارم ومتعلقہ دستاویزات جمع کروانے کی **آخری تاریخ 25/اگست سے بڑھا کر 28۔اگست 2016ء** کردی گئی ہے۔داخلہ فارم نصرت جہاں کالج دارالرحمت سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (نظارت تعلیم)

غزل

کاش اب تو زندگی میں ابتلاء کوئی نہ ہو
آزمائش کا کٹھن اب مرحلہ کوئی نہ ہو

چاہتا ہے دل مرا کہ پُر سکوں ہو زندگی
رنج و غم، یاس و الم میں مبتلا کوئی نہ ہو

رقص فرما ہوں بہاریں گلستاں میں چار سُو
سب ہوں آسودہ گرفتارِ بلا کوئی نہ ہو

راستے ہموار ہوں اور منزلیں آسان ہوں
الجھنیں، پیچیدہ فکریں، مسئلہ کوئی نہ ہو

سوچتی ہوں میں کہ کیا ایسا کبھی ممکن بھی ہے
زندگی بھرپور ہو اس میں خلا کوئی نہ ہو

ہو پرکھ اہل وفا کی کس طرح سے یاں اگر
راہ ہستی میں جو دشتِ کربلا کوئی نہ ہو

ہے فقط اہلِ وفا کو تو وفاؤں سے غرض
گرچہ یاں ان کی وفاؤں کا صلہ کوئی نہ ہو

ایسا دل کس کام کا احساس سے عاری ہو جو
خواہشیں، جذبے، امنگیں، ولولہ کوئی نہ ہو

اس کو پانا ہے اگر تو اپنی ہستی کو مٹا
بیچ میں تیری انا کا سلسلہ کوئی نہ ہو

خواہ ٹوٹے مان یا کہ چوٹ بھی دل پر پڑے
پھر بھی بہتر ہے یہی لب پہ گلہ کوئی نہ ہو

آہ بھی نکلے تو پڑ جائیں ہوا میں آبلے
اس طرح سے بھی جہاں میں دل جلا کوئی نہ ہو

رات دن تپتا ہو جو سینہ وفورِ سوز سے
کیسے ہو سکتا ہے اس میں آبلہ کوئی نہ ہو

آؤ دیوانوں کی اک بستی بسائیں ہم جہاں
سب گریباں چاک ہوں دامن سلا کوئی نہ ہو

ہے تباہی کا سبب کچھ تو کہ ممکن ہی نہیں
زلزلہ آئے، مقامِ زلزلہ کوئی نہ ہو

دل ملیں ایسے کہ پھر فرق من و تُو نہ رہے
فرقتیں بھی ہوں اگر تو فاصلہ کوئی نہ ہو

میں تو کٹھ پتلی ہوں جو بھی اس نے چاہا ہو گیا
کیا کروں گر اختیار فیصلہ کوئی نہ ہو

ا۔قدوس

دنیا میں توحید کو پھیلانے کی کوشش کرو

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں:

واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے ...... وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا وہ دکھ اُٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آ جاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیّر اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلّی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اُسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اُس کے کل تعلقات پر اُس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اُس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اُس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء وقدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کرسکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔

☆..........☆..........☆

مکرم مرزا عطاء الرؤف صاحب

سیرت صحابہؓ رسول کریم ﷺ

اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کی روشنی میں

لغوی اور اصطلاحی معنی

وہ لوگ جو تجربہ میں ماہر ہوں ان کو خبیر کہا جاتا ہے نیز جو کسی چیز کو گہرائی سے جانتا ہے جیسے کہتے ہیں خبیر بالشئون السیاسیة یعنی سیاسی معاملات میں ملک کا بادشاہ بڑی گہری نظر رکھتا ہے اسی طرح کہتے ہیں خبیر فی ھندسة البناء یعنی وہ تعمیراتی انجینئرنگ کا ماہر ہے ۔ حاکم کو اصطلاحاً خبیر کہتے ہیں اور مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ مختلف فیصلوں کے بارے میں خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ فیصلہ کس طرح کرنا چاہئے۔(المنجد)

الخبیر اللہ تعالیٰ کا نام ہے یعنی جو ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے وہ سب کو جانتا ہے۔

(لسان العرب)

امام راغبؒ المفردات میں فرماتے ہیں۔

خبر سے مراد اشیاء معلومہ کا خبر کے لحاظ سے علم ہونا ہے یعنی وہ چیزیں جن کا علم ہے خبر کہتے ہیں اور گہرے طور پر کسی چیز کا علم ہونا اس کی کنہہ کا علم ہونا اس کو بھی خبر کہتے ہیں اور یہ زیادہ گہری خبر ہے۔خدا تعالیٰ اس لحاظ سے خبیر ہے کہ ہر چیز کو اس کی گہرائی سے ہی جانتا ہے۔

الخبرة باطنی امور کی خبر کو کہتے ہیں۔ارشاد الٰہی ہے۔واللّٰہ خبیر بما تعملون کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی باطنی حالتوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

خدا تعالیٰ خود خبیر ہے اور اپنے بندہ کو خبر کشوف والہام اور رؤیا کے ذریعے دیتا ہے اس طرح وہ صفتِ خبیر کے مظہر ہو جاتے ہیں۔اب صحابہؓ کے ایسے واقعات درج کئے جاتے ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ کو خدا امور غیبیہ پر بذریعہ الہام وکشوف اور رؤیا اطلاع دیتا رہا ہے۔

چاند اتر آیا ہے

آنحضرتؐ حضرت خدیجہؓ سے شادی کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے محلّہ میں سکونت پذیر ہوئے۔اس دوران ان سے دوستانہ ہوا۔تقریباً ایک ہی قسم کی پاکیزہ عادات، نیک خیالات اور پاک وصاف دل رکھنے کے باعث یہ دوستی گہری ہوتی گئی۔اس زمانہ میں حضرت ابوبکرؓ نے رؤیا میں دیکھا کہ مکہ میں چاند اترا ہے اور اس کی سب گھروں میں روشنی پھیل گئی ہے اور پھر وہ آپؓ کی آغوش میں اکٹھا ہو گیا۔انہوں نے یہ خواب بعض اہل کتاب کو سنائی تو تعبیر یہ بتائی گئی کہ نبی موعود کو ماننے کی سعادت ہوگی۔ (روض الانف جلد1 ص288)

چنانچہ جب آنحضرتؐ نے دعویٰ نبوت فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ان دنوں باہر سفر پر تھے۔ واپس مکہ پہنچے تو آنحضرتؐ کے دعوی نبوت کی خبر ہوئی۔فوراً رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعویٰ کے بارے میں استفسار کیا۔آپؐ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔تم مجھ پر ایمان لاؤ۔حضرت ابوبکرؓ نے فوراً بیعت کر لی اور رسولؐ اللہ کو ان کے اسلام پر بے حد خوشی ہوئی۔

(سیرت الحلبیہ جلد1 ص275،البدایہ جلد3 ص29)

یاساریة الجبل

حضرت عمرؓ ایک دفعہ خطبہ دے رہے تھے کہ خطبہ کے دوران آپ نے بلند آواز سے فرمایا۔ یاساریة الجبل ،اے ساریہ پہاڑ کے دامن میں پناہ لو اور یہ فقرہ آپ نے دوتین مرتبہ دہرایا۔وہ لوگ جو خطبہ سن رہے تھے سخت حیران ہوئے کہ حضرت عمرؓ نے یہ کیا کہہ دیا ہے۔جب لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونی شروع ہوئیں تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ لوگ آپ کے متعلق مختلف قسم کی باتیں کر رہے ہیں اور وہ حیران ہیں کہ آپ نے آج خطبہ میں یہ کیا کہہ دیا کہ یاساریة الجبل۔ آپ نے فرمایا کہ میں خطبہ دے رہا تھا کہ اچانک مجھ پر کشفی حالت طاری ہوئی اور عراق کی سرزمین میرے سامنے آ گئی اور میں نے دیکھا کہ ساریہ جو اسلامی جرنیل ہے وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دشمن فوج سے برسر پیکار ہے مگر دشمن فوج کا پلہ بھاری ہے اور قریب ہے کہ اسلامی فوج شکست کھا جائے میں نے جب یہ نظارہ دیکھا تو چونکہ اس وقت میدان جنگ کا سب نقشہ میری آنکھوں کے سامنے تھا۔میں نے بلند آواز سے ساریہ سے کہا کہ اے ساریہ! پہاڑ کی طرف ہو جاؤ تاکہ دشمن کے حملہ سے بچ سکو۔ چند دن کے بعد میدان جنگ سے حضرت عمرؓ کو ساریہ کا خط پہنچا۔تو اس میں لکھا تھا کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی اور ہم ان سے لڑتے چلے گئے یہاں تک کہ جمعہ کی نماز کا وقت آ گیا اس وقت اچانک ہمارے کانوں میں آپ کی یہ آواز آئی کہ یاساریة الجبل، یاساریة الجبل اور ہم فوراً میدان چھوڑ کر پہاڑ کی طرف آ گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح دی اور دشمن شکست کھا گیا۔ (تاریخ الخمیس جلد2 ص270)

دعا سے بارش

ایک دفعہ قحط کے زمانہ میں حضرت عمرؓ نے لوگوں کو نماز استقاء پڑھائی اور دعا کے لئے اپنے ہاتھ پھیلا کر اپنے رب کے حضور عرض کرنے لگے۔’’اے میرے مولیٰ ہم تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور تجھ سے ہی ابر رحمت کی امید رکھتے ہیں‘‘۔ابھی آپؓ اپنی جگہ پر ہی کھڑے تھے کہ بارش برسنے لگی! اسی دوران آپؓ کے پاس کچھ بدو آئے اور عرض کی کہ امیر المومنین ہم فلاں وقت فلاں جگہ تھے کہ ہم نے ایک بادل دیکھا جس سے نداء آ رہی تھی کہ اے ابوحفص! ابر رحمت تیرے پاس آتا ہے۔اے ابوحفص! ابر رحمت تیرے پاس آتا ہے۔

(کرامات اولیاء سیاق ماروی من کرامات امیر المومنین ابی حفص،تاریخ الخلفاء ص94)

ایک بار قحط باراں کے ایام میں حضرت کعب بن مالکؓ نے ذکر کیا کہ بنی اسرائیل ایسے موقع پر اپنے انبیاء کی اولاد کے وسیلے سے دعا کرتے تو بارش ہو جاتی۔ حضرت عمرؓ نے کہا: یہاں ہمارے درمیان حضرت عباسؓ آنحضرت ﷺ کے چچا ہیں جو بطور باپ ہوتا ہے اور انہیں ساتھ لے کر مینہ کے لئے دعا کی تو خوب برسات ہوئی۔حضرت عقیلؓ بن ابی طالب نے حضرت عباسؓ کی مدح میں ان کی اس قبولیت دعا کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

اللہ نے میرے چچا کے طفیل آبادیوں اور ان کے باشندوں کو پانی پلایا جس شام کو حضرت عمرؓ ان کے بڑھاپے کے وسیلے سے برسات کی دعا کرتے تھے۔حضرت عباسؓ کو ساتھ لے کر دعا کے لئے متوجہ ہوئے بحالیکہ ان کی کمر جھکی ہوئی تھی۔ کچھ دیر نہیں ہوئی کہ مدینہ میں مینہ برسنے لگا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد1 صفحہ 209 مطبوعہ بیروت 1380ھ 1960ء)

سرخ مرغ

حضرت عمرؓ نے اپنی شہادت سے کچھ روز پہلے کہا ’’اے لوگو! میں نے ایک خواب دیکھی ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے۔ میں نے ایک سرخ مرغ دیکھا جس نے مجھے دو دفعہ چونچیں ماریں جب میں نے یہ خواب اسماء بنت عمیس سے بیان کی تو انہوں نے یہ تعبیر کی کہ مجھے کوئی عجمی شخص قتل کرے گا‘‘۔

(مناقب لابن الجوزی صفحہ 274 تاریخ الخلفاء ص94)

تلاوت قرآن کی برکات

بخاری میں حضرت اسید بن حضیرؓ کا ایک کشف ملتا ہے آپؓ نے اپنا یہ کشف نبی کریمؐ کو سنایا کہ:

’’میں تہجد کی نماز میں سورة بقرہ کی تلاوت کر رہا تھا۔قریب ہی ہمارا گھوڑا بندھا تھا پاس ہی میرا بیٹا یحییٰ سویا ہوا تھا۔جب میں قرآن شریف کی تلاوت کرنے لگا تو اچانک میرا گھوڑا بدکنے لگا میں خاموش ہوا تو گھوڑا بھی رک گیا۔ پھر جب میں بلند آواز سے تلاوت کرتا تو وہ بدکنے لگتا۔ میں نے غور کیا تو پتہ چلا کہ گھوڑا کوئی چیز آسمان پر دیکھ کر بدکتا ہے۔ میں اس ڈر سے کہ گھوڑے کے بدکنے سے اس کی لات میرے پاس سوئے بیٹے کو نہ لگ جائے، تلاوت کرنے سے رک جاتا تھا۔آنحضرتؐ فرمانے لگے کہ اے اسید تجھے تلاوت جاری رکھنی چاہئے تھی انہوں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ میں نے تلاوت جاری رکھی۔کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے ایک سائبان ہے اور اس میں روشنیاں اور قمقمے ہیں مگر مجبوراً مجھے تلاوت اس لئے روکنی پڑی کہ گھوڑے کے بدکنے کی وجہ سے کہیں میرے بچے کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ’’اے اسید! یہ تو فرشتے تھے جو خوش الحانی سے تمہاری تلاوت قرآن سن کر قریب آ گئے تھے اور انہوں نے چراغوں اور قمقموں کا روپ دھار لیا تھا اگر تم قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہتے تو خواہ دن چڑھ جاتا ایک دنیا یہ نظارہ کرتی کہ تم تلاوت کر رہے ہو اور آسمان سے ایک نور کا نزول ہو رہا ہے اور قمقمے جگمگ کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں‘‘۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب نزول السکینة والملائکة)

عجیب نظارہ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسیدؓ بن حضیر اور ان کے ساتھ ایک اور صحابی حضرت عبادؓ بن بشر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ کے پاس دیر تک مشورے کرتے رہے۔جب یہ لوگ گھروں کو واپس لوٹنے لگے تو بہت تاریکی تھی دونوں صحابہ کے ہاتھ میں اپنی لاٹھی تھی۔وہ بیان کرتے تھے کہ ہم نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ ایک روشنی ہماری لاٹھیوں سے نکل رہی ہے۔جس میں راستہ دیکھ کر ہم اپنے گھروں میں پہنچے تب وہ روشنی ہم سے جدا ہو گئی۔ (بخاری مناقب الانصار باب اسیدؓ بن حضیر)

رؤیا صالحہ اور قبول حق

حضرت ابوسعیدؓ خدری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبادؓ نے ایک دفعہ مجھے سنایا کہ میں نے رات خواب میں دیکھا کہ آسمان پھٹا ہے اور میں اس کے اندر داخل ہو گیا ہوں تو وہ جڑ گیا ہے اس رؤیا سے مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کا رتبہ عطا فرمائے گا۔حضرت ابوسعیدؓ نے کہا ہاں یہ خواب اچھی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ جنگ یمامہ میں یہ رؤیا پوری ہوئی۔اس جنگ کے کٹھن امتحان میں حضرت عبادؓ بن بشر نے کمال شجاعت اور مردانگی کا نمونہ دکھاتے ہوئے شہادت پائی۔

(الطبقات الکبریٰ ابن سعد جلد3 صفحہ 441)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ اسلام سے قبل میں نے رؤیا میں دیکھا کہ گھپ اندھیرا ہے اور مجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا اچانک ایک چاند روشن ہوتا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگتا ہوں۔کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ مجھ سے پہلے

اس چاند تک پہنچے ہوئے ہیں۔قریب جا کر معلوم ہوا کہ وہ زید بن حارثہؓ، علی بن ابی طالبؓ اور ابوبکرؓ تھے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ تم لوگ کب یہاں پہنچے؟ وہ کہتے ہیں بس ابھی پہنچے ہی ہیں۔اس خواب کے کچھ عرصہ بعد مجھے پتہ چلا کہ رسول اللہؐ مخفی طور پر اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ایک روز میری آپ سے اجیاد گھاٹی میں ملاقات ہوئی۔آپ نے اسی وقت نماز عصر ادا کی اور میں نے اسلام قبول کیا۔مجھ سے پہلے سوائے ان تین مردوں کے کسی نے اسلام قبول نہیں کیا۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب سعدؓ، اسد الغابہ جلد3 ص390 تا392)

رؤیا کے ذریعہ اصلاح

حضرت معاذؓ بن جبل حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں یمن کے حاکم تھے، حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے زمانے میں پہلے سال حضرت عمرؓ کو امیر الحاج بنا کر مکے بھجوایا گیا اور یمن سے حضرت معاذؓ بھی حج کرنے کیلئے تشریف لائے تو ان کے ساتھ کچھ ان کے غلام بھی تھے، حضرت عمرؓ نے پوچھ لیا کہ یہ غلام کیسے ہیں؟ حضرت معاذؓ نے عرض کیا کہ یہ مجھے ہدیہ اور تحفے میں ملے ہیں یہ میرے غلام ہیں، حضرت عمرؓ نے کہا کہ دیکھو خلیفہ وقت حضرت ابوبکرؓ کے سامنے یہ غلام پیش کر کے ان سے اجازت لے لو پھر ان غلاموں کو اپنے مصرف میں لانا۔حضرت معاذؓ نے کہا کہ آنحضورؐ نے مجھے ہدیہ قبول کرنے کی اجازت دی تھی اور بطور ہدیہ ہی یہ غلام مجھے ملے ہیں اس لئے میں اس میں کوئی عیب نہیں سمجھتا۔لیکن اگلے روز انہوں نے عجیب خواب دیکھی، جس کی بناء پر پھر حضرت عمرؓ سے کہا کہ میں آپ کی بات ماننے کے لئے تیار ہوں، رؤیا میں انہوں نے یہ دیکھا کہ میں پانی میں ڈوب رہا ہوں اور حضرت عمرؓ اس میں سے مجھے کھینچ رہے ہیں۔چنانچہ حضرت عمرؓ ان کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں پیش ہوئے اور معاذؓ نے عرض کیا کہ یہ میرے غلام ہیں جو مجھے ہدیے میں ملے۔میں ان سے دستبردار ہوتا ہوں۔حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ نہیں آپ ان سے دستبردار نہیں ہوسکتے۔آنحضرتؐ نے آپ کو ہدیہ وصول کرنے کی اجازت دی تھی اس لئے میری طرف سے بھی اجازت ہے اور اب یہ غلام آپ کے ہیں۔حضرت معاذ بن جبلؓ کا کمال تقویٰ اور خشیت یہ تھی کہ آپ نے غلاموں کے ساتھ جا کر نماز ادا کی۔نماز پڑھنے کے بعد ان سے پوچھا کہ بتاؤ تم کس کی نماز پڑھتے ہو۔انہوں نے کہا کہ خدا کی نماز پڑھتے ہیں۔آپ نے فرمایا پھر جاؤ اس اللہ کی خاطر میں تمہیں آزاد کرتا ہوں۔

(ابن سعد جلد3 ص585)

خدائی حفاظت

حضرت زیدؓ ایک دعا گو اور خدا پر توکل کرنے والے انسان تھے۔ایک دفعہ انہوں نے طائف سے خچر اور مزدور کرایہ پر لیا۔راستہ میں ایک ویرانہ آیا تو خچر والے نے انہیں اتار دیا۔کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں کئی لاشیں پڑی ہیں۔حضرت زیدؓ کو بھی اس نے قتل کرنا چاہا تو انہوں نے کہا مجھے دو رکعت نماز ادا کر لینے دو۔اس نے کہا ان سب لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا مگر ان کی نماز ان کے کام نہ آئی۔نماز کے بعد جب وہ انہیں قتل کرنے لگا تو انہوں نے دعا کی کہ اے ارحم الراحمین۔تب ایک آواز آئی اسے قتل نہ کرو۔وہ ڈر گیا ادھر ادھر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا تین دفعہ ایسا ہی ہوا پھر اچانک ایک گھڑ سوار نمودار ہوا جس کے ہاتھ میں لوہے کی برچھی تھی اور سر میں آگ کا شعلہ۔اس سوار نے اس شخص کو ہلاک کر دیا اور مجھے کہا کہ جب تم نے پہلی دفعہ کہا ارحم الراحمین تو میں ساتویں آسمان پر تھا۔دوسری آواز پر دوسرے آسمان پر اور تیسری آواز پر تمہارے پاس تمہاری مدد کو پہنچا۔

(استیعاب جلد2 ص118)

حضرت ابیؓ بن کعب دعا گو انسان تھے۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ ہم ایک سفر میں حضرت ابیؓ کے ساتھ قافلہ کے آخر میں تھے کہ بادل امڈ آئے، حضرت ابیؓ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس بادل اور بارش کی اذیت سے ہمیں محفوظ رکھنا۔آگے گئے تو قافلہ کے اگلے حصے کے کپڑے اور پالان بارش سے بھیگ چکے تھے انہوں نے ہم سے پوچھا کہ تمہارے کپڑے خشک ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ میں نے کہا حضرت ابی کی دعا کی برکت ہے اور تم نے بھی ہمارے ساتھ دعا کی ہوتی تو اس کی برکت سے فائدہ حاصل کرتے۔

ایک دفعہ حضرت ابیؓ نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ بخار وغیرہ تکلیف کے آنے پر مومن کو کیا جزا ملتی ہے۔فرمایا: نیکیوں کی صورت میں بدلہ ملتا ہے۔حضرت ابیؓ نے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے ایسا بخار دے جو تیری راہ میں جہاد اور بیت اللہ اور مسجد جانے سے روک نہ بنے۔چنانچہ حضرت ابیؓ کو ہمیشہ بخار رہتا تھا۔

(مسلم کتاب المساجد، مسند احمد جلد5 ص133)

ایک دفعہ حضرت عبد اللہؓ بن رواحہ بیمار ہوگئے۔اس بیماری میں آپ کو غشی کے دورے پڑنے لگے۔نبی کریم بنفس نفیس عیادت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔دیکھا کہ ان پر بیہوشی طاری ہے۔ان کی بہن عمرہ بھائی کا آخری وقت سمجھ کر بین کرنے لگی کہ اے میرے پہاڑ جیسے بھائی! اے میرے عظیم بھائی! آنحضرتؐ نے ایک طرف ان کو تسلی دلائی تو دوسری طرف حضرت عبد اللہؓ بن رواحہ کیلئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہوئے عرض کیا۔اے میرے مولا اگر عبد اللہ بن رواحہ کی اجل مقدر آگئی ہے اور یہ تقدیر مبرم ہے تو پھر اس کا آخری وقت آسان کر دے اور اسے مزید تکلیف میں نہ ڈال اور اگر اس کا آخری وقت نہیں آیا تو پھر اے میرے مولیٰ میں دعا کرتا ہوں کہ اسے شفا عطا فرما دے۔آنحضرتؐ کی اس دعا کا عجیب معجزانہ اثر ہوا اور حضرت عبد اللہؓ بن رواحہ ہوش میں آگئے۔طبیعت سنبھل گئی اور رسولؐ اللہ کی خدمت میں عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہؐ! جب میری یہ بہن بین کر رہی تھی کہ "میرے پہاڑوں جیسے عظیم بھائی" تو فرشتے مجھ سے پوچھ رہے تھے کہ کیا تم واقعی ایسے تھے"۔بعد میں ان کی بہن نے غزوہ موتہ میں ان کی شہادت پر غیر معمولی صبر دکھایا اور کوئی واویلا یا بین نہیں کیا۔ (اصابہ جز4 صفحہ 66)

شہادت کی بشارت

حضرت عمار بن یاسرؓ کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اے ابن سمیہ! تمہیں ایک باغی گروہ شہید کرے گا۔لہٰذا جنگ صفین میں ایک روز غروب آفتاب کے وقت آپؓ دودھ کے چند گھونٹ پی رہے تھے (تو غالباً کشف میں آپؓ کو آنحضرت ﷺ ملے) آپؓ نے دودھ نوش کر کے فرمایا "رسول خدا ﷺ نے مجھے فرمایا ہے کہ دودھ کا یہ گھونٹ تیرے لئے دنیا کا آخری توشہ ہے"۔

لہٰذا اس کے بعد یہ کہتے ہوئے غنیم کی صف میں گھس گئے کہ "آج میں اپنے دوستوں سے ملوں گا آج میں محمد ﷺ اور ان کے گروہ سے ملوں گا" اور شہید ہوگئے۔

(طبقات ابن سعد قسم اول جز ثالث ص185)

12ھ میں مسیلمہ کذاب سے مقابلہ میں حضرت ثابتؓ شہید ہوگئے آپؓ کے بدن پر نہایت عمدہ زرہ تھی ایک مسلمان نے وہ اتار لی، ایک دوسرے مسلمان کو خدا تعالیٰ نے بذریعہ رؤیا دکھایا کہ حضرت ثابتؓ ان سے کہہ رہے ہیں کہ فلاں مسلمان نے میری زرہ اتار لی ہے تم خالد سے کہو کہ اس سے وصول کر لیں اور مدینہ پہنچ کر حضرت ابوبکرؓ سے کہنا کہ ثابت پر اتنا قرض تھا وہ اس زرہ سے ادا کر دیں اور میرا فلاں غلام آزاد کر دیں۔حضرت خالد بن ولیدؓ نے زرہ لے لی اور حضرت ابوبکرؓ نے اس وصیت پر عمل کیا۔

(بخاری کتاب المغازی وطبرانی جلد4 ص1887)

حضرت خبیب بن عدیؓ جب قید ہو کر عقبہ بن حارث کے گھر تھے تو عقبہ کی بیوی نے گواہی دی کہ میں نے خبیب سے بہتر کسی قیدی کو نہ دیکھا میں نے بار ہا ان کے ہاتھ میں انگور کا خوشہ دیکھا حالانکہ اس زمانہ میں انگور کی فصل بھی نہ تھی اس کے علاوہ وہ بندھے بھی ہوئے تھے اس لئے یقیناً وہ خدا کا دیا ہوا رزق تھا جو خزانہ غیب سے ان کو ملتا تھا۔

(بخاری جلد2 ص585)

حضرت محرز بن نضلہؓ کو خدا تعالیٰ نے ان کی شہادت سے چند روز پہلے ہی خواب کے ذریعے شہادت کی خبر دے دی تھی۔ چنانچہ وہ اپنی خواب بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آسمان کے دروازے میرے لئے کھول دیئے گئے ہیں اور میں عالم بالا کی سیر کرتے ہوئے ساتویں آسمان اور سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گیا ہوں یہاں مجھ سے کہا گیا کہ یہی تمہارا مسکن ہے۔کہتے ہیں کہ دوسرے روز میں نے حضرت ابوبکرؓ سے اس خواب کو بیان کیا تو آپؓ نے فرمایا: تمہیں شہادت کی بشارت ہو۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد اس بشارت نے واقعہ کی صورت اختیار کی اور غزوہ ذی قرد میں شہید ہو کر دائمی مسکن میں پہنچ گئے۔

(طبقات ابن سعد قسم اول جزء ثالث ص67)

حضرت صفیہؓ جو ایک یہودی سردار کی بیٹی تھیں اور بعد میں رسول کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔انہوں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ ان کی گود میں چاند آگرا ہے۔وہ کہتی ہیں جب میں نے اپنے باپ کو یہ خواب سنائی تو اس نے میرے منہ پر زور سے تھپڑ مارا اور کہا کہ کیا تو عرب کے بادشاہ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔آپ کی یہ الٰہی خبر فتح خیبر کے بعد پوری ہوئی۔

(اصابہ فی تمیز الصحابہ تذکرہ حضرت صفیہؓ)

حضرت حسینؓ کی ولادت و وفات کے متعلق رؤیا

حضرت حسینؓ کی پیدائش سے پہلے حضرت حارثؓ کی صاحبزادی نے خواب دیکھا کہ کسی نے آنحضرت ﷺ کے جسم اطہر کا ٹکڑا کاٹ کر ان کی گود میں رکھ دیا ہے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایک ناگوار اور بھیانک خواب دیکھا ہے۔فرمایا: کیا دیکھا ہے؟ عرض کیا نا قابل بیان ہے۔فرمایا: بیان کرو آخر ہے کیا؟ آنحضرت ﷺ کے اصرار پر انہوں نے خواب بیان کر دی۔آپؐ نے فرمایا کہ نہایت مبارک خواب ہے۔فاطمہ کے لڑکا پیدا ہوگا اور تم اسے گود میں لوگی۔ (مستدرک حاکم 3 ص176)

خدا تعالیٰ نے حضرت فاطمہؓ کو حسین جیسے وجود عطا کئے۔

اسی طرح حضرت حسینؓ کی شہادت سے چند دن پہلے آپ کو خدا تعالیٰ نے بذریعہ رؤیا خبر دے دی تھی چنانچہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ:

"حضرت حسینؓ رات کو لیٹے ہوئے تھے کہ اناللہ اور الحمد للہ پڑھتے ہوئے بیدار ہو گئے آپ کے صاحبزادہ زین العابدین نے پوچھا کہ ابا آپ نے الحمد للہ اور اناللہ کیوں پڑھا؟ فرمایا میری آنکھ لگ گئی تھی۔میں نے خواب میں ایک سوار دیکھا۔وہ کہہ رہا تھا کہ قوم جا رہی ہے اور موت اس کی طرف بڑھ رہی ہے یہ خواب ہماری موت کی خبر ہے شیر دل صاحبزادے نے جواب دیا۔ابا خدا آپ کو برے وقت سے بچائے کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ فرمایا: خدا کی قسم حق پر ہیں عرض کیا جب حق کی راہ میں موت ہے تو کوئی پرواہ نہیں ہے۔فرمایا: خدا میری جانب سے تم کو اس کی جزائے خیر دے"۔

چنانچہ اس خواب کے چند روز بعد کربلا کے مقام پر آپ کو شہید کر دیا گیا۔

(ابن اثیر جلد2 ص43.44)

مکرم حافظ مزمل شاہد صاحب

باندوکانگو، کنشاسا کا 10 واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ باندوکو امسال اپنا 10 واں جلسہ سالانہ یکم و 2/اپریل 2016ء کومنعقد کرنے کی توفیق ملی۔

باندوشہر صوبہ KWILU کا کیپٹل ہے جو کنشاسا سے تقریباً چارسوکلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں پر جماعت کا قیام 2005ء میں عمل میں آیا۔ اب یہاں ایک مضبوط جماعت قائم ہے۔ اور ایک خوبصورت بیت نور بھی ہے جو اپنے محل وقوع کے حوالے سے بہت اچھی جگہ پر واقع ہے۔ یہ بیت گورنر ہاؤس سے 50 میٹر کے فاصلے پر تعمیر کی گئی ہے جس کے نزدیک ہی صوبائی اسمبلی کی عمارت بھی واقع ہے۔ اس خوبصورت بیت الذکر کو صوبہ باندوکی سب سے وسیع بیت ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

جلسہ گاہ برلب دریا ایک وسیع وعریض جگہ پر واقع ہے۔ امسال جلسہ گاہ میں مستقل کچن کی تعمیر کی گئی اورلوائے احمدیت لہرانے کے لئے بھی مستقل جگہ کی تعمیر کی گئی۔

جلسہ کا پہلا دن

جلسہ کے پہلے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن اوردرس الحدیث پیش کیا گیا۔

سہ پہر تین بجکر پچاس منٹ پر تقریب پرچم کشائی ہوئی۔ قائم مقام امیر جماعت کانگوکنشاسا عمر ابدان صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم احمد Iwini صاحب نے کانگو کا پرچم لہرایا۔ پرچم کشائی کی تقریب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔ پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم قائم مقام امیر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا جس میں انہوں نے جلسہ سالانہ کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مکرم نورالدین Mengeti صاحب نے مالی قربانی کے حوالے سے جبکہ مکرم محمد Boleme صاحب نے ''امن عالم کا قیام انصاف کے قیام کے بغیر ممکن نہیں'' کے عنوان پر تقاریر کیں۔

نومبائعین کے تاثرات

☆مکرم جمعہ Bomba صاحب نے جن کا تعلق جماعت Mushi سے ہے، کہا کہ انہیں پہلی دفعہ جلسہ میں شرکت کا موقع ملا ہے۔ جماعت احمدیہ کا نظم وضبط مثالی ہے۔ تقاریر متاثر کن ہیں۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد زندگی میں سکون آ گیا ہے۔

☆مکرم یونس صاحب نے جن کا تعلق Ombali گاؤں سے ہے کہا کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے مالی حالات اچھے نہیں تھے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب مالی حالات بہت اچھے ہو گئے ہیں اور قربانی کا موقع مل رہا ہے۔

☆مکرمہ عائشہ صاحبہ نے جن کا تعلق Nsimukuni گاؤں سے ہے کہا کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے اُن کے بچے پیدا ہوکر جلدی فوت ہو جاتے تھے۔ جب سے احمدیت قبول کی ہے اللہ تعالیٰ نے صحت منداولا دعطا کی ہے۔

☆مکرم عبدل Moke صاحب نے جن کا تعلق باندوشہر سے ہے کہا کہ پہلی دفعہ جلسہ میں شرکت کی ہے اور جذبات ناقابل بیان ہیں۔ جب بھی مجھے کوئی مشکل کسی بھی دفتری یا ذاتی معاملے میں ہوتی ہے تو میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں چندہ الگ کر دیتا ہوں اوروہ مشکل بلا استثناء دُور ہوجاتی ہے۔

مجلس سوال وجواب

اس کے بعد پروگرام کے مطابق سوال وجواب کا سیشن تھا۔ مکرم عمر ابدان صاحب نے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

جلسہ کا دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن، درس الحدیث اوردرس ملفوظات پیش کیا گیا۔

دوسرے دن کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت وقصیدہ کے بعد مکرم ہارون Kongolo صاحب نے جمعہ کی اہمیت اور جلسہ سالانہ کے مقاصد کے حوالے سے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم ظفر Lonkeli صاحب نے دین حق میں جہاد پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم علی Tkala صاحب نے تمباکو نوشی، شراب نوشی، دہشت گردی، انٹرنیٹ اور جوئے کے معاشرے پر پڑنے والے برے اثرات کا ذکر کیا۔ اس سیشن کی آخری تقریر مکرم عبداللہ Undukute صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان ''دین میں عورت کا مقام'' تھا۔

جلسہ کا آخری سیشن

جلسے کے آخری سیشن میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد Boleme صاحب نے دس شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں۔ اس کے بعد مکرم احمد Iwini صاحب نے امن عالم کے قیام کے لئے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی مساعی جمیلہ پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم عمر ابدان صاحب نے اختتامی تقریر میں اسی موضوع پر مزید روشنی ڈالی۔

مہمانان کرام کے تاثرات

مکرم سعدی Takata مشیر صوبائی وزیر منصوبہ بندی نے کہا کہ جلسہ میں امن کا پیغام دیا گیا، پہلی دفعہ شرکت کی ہے۔ جماعت احمدیہ جو تصویر دین حق کی پیش کرتی ہے وہ انتہائی مسحور کن ہے۔

مکرم کرنل سعیدی بن مالک جوکہ پولیس کے لاجسٹکس کے صوبائی چیف ہیں، نے کہا کہ جلسے میں شرکت کر کے بہت خوشی ہوئی اور دین حق کی امن پسند تعلیم کو جس طرح آپ لوگ پیش کرتے ہیں وہ جماعت احمدیہ کا خاصہ ہے۔

میئر آف باندو کے پروٹوکول آفیسر نے کہا کہ دین حق کے بارے میں جو منفی تاثر تھا وہ آج جلسے میں شرکت کر کے دور ہو گیا ہے۔ آج سے مجھے احمدی ہی سمجھا جائے۔

حاضری

جلسہ میں 31 جماعتوں کی نمائندگی ہوئی۔ احمدی افراد کی تعداد 432 تھی جبکہ مہمانوں کی تعداد 274 تھی۔ امسال 20 افراد کا وفد ایسا بھی تھا جو 500 کلومیٹر کا سفر کشتی پر طے کر کے 2 ہفتوں میں جلسے کے لئے پہنچا تھا۔ اس کے علاوہ کئی درجن افراد 80 کلومیٹر سے زائد کا سفر پیدل طے کر کے آئے۔

میڈیا کوریج

جلسے کی کوریج Nzondo TV، Radio BDD، Radio Venus، FM Radio Concord نے کی جس کے ذریعہ جماعت کا پیغام قریباً دولاکھ افراد تک پہنچا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

خدا ہمیں نظر کیوں نہیں آتا؟

یہ مضمون حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی کتاب ''ہمارا خدا'' سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس میں ایسے لوگوں کے سوال کا جواب ہے کہ اگر خدا تعالیٰ ہے تو وہ ہمیں نظر کیوں نہیں آتا۔

ہمارا ایک خالق و مالک خدا ہے۔ جس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہمارے لئے از بس ضروری ہے۔ ازل سے لوگوں کے دماغ میں یہ سوال اٹھتا آ رہا ہے کہ ہمارا کوئی خدا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا؟ اکثر قومیں تو خدا کو مانتی ہی نہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر خدا ہے تو نظر کیوں نہیں آتا۔

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ عرب کے دہریوں نے آنحضرتؐ سے بھی یہی سوال کیا تھا کہ ہمیں خدا دکھا دو پھر ہم مان لیں گے۔

(بنی اسرائیل:93)

جاننا چاہئے کہ دنیا میں مختلف چیزوں کے متعلق علم حاصل کرنے کے ذرائع مختلف ہیں مثلاً کسی چیز کے متعلق ہمیں دیکھنے سے علم حاصل ہوتا ہے، کسی کے متعلق سننے سے، کسی کے متعلق چکھنے سے، کسی کے متعلق سونگھنے سے، کسی کے متعلق ٹٹولنے سے اور کسی کے متعلق چھونے سے وغیرہ وغیرہ۔

اور یہ سب علم ایک جیسے ہی یقینی اور قابل اعتماد ہوتے ہیں اور ہمیں ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ ہم یہ مطالبہ کریں کہ جب تک ہمیں فلاں چیز کے متعلق فلاں ذریعہ سے علم حاصل نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ کے متعلق لوگ آئے دن ایسے اعتراضات اٹھاتے رہتے ہیں اور پھر بھی وہ عقلمند سمجھے جاتے ہیں اور کوئی خدا کا بندہ ان عقل کے اندھوں سے نہیں پوچھتا کہ آخر اس جنون کی وجہ کیا ہے؟ کیا خدا کی ذات ہی ایسی رہ گئی ہے کہ تم اسے ایسی تمسخر آمیز دیوانگی کا نشانہ بناؤ؟ افسوس! صد افسوس!

پھر مثلاً محبت کے جذبہ کو لو۔ کوئی ہے جس نے محبت کو دیکھا ہو یا سنا ہو یا چکھا ہو یا سونگھا ہو یا ٹٹولا ہو یا چھوا ہو؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو میں کہتا ہوں کہ پھر تم میں سے کوئی ہے جو محبت کے جذبہ کا انکار کر سکے؟ کیا کوئی ہے جو یہ کہے کہ دنیا میں یہ طاقت موجود نہیں؟ مگر اس عظیم الشان طاقت کو کس نے دیکھا ہے۔ کس نے سنا ہے؟ کس نے سونگھا ہے؟ کس نے چکھا ہے؟ کس نے چھوا ہے؟ اسی طرح وقت۔ زمانہ۔ قوت۔ عقل۔ شہوت۔ غضب۔ رحم وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جن کو تم مانتے ہو مگر جن کو تمہارے حواس ظاہری نے کبھی براہ راست محسوس نہیں کیا۔ لوگوں نے خدا کی قدر کو بالکل نہیں پہچانا۔ خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ کے کمال کا ہی تقاضا ہے کہ وہ لطیف ہو اور ظاہری آنکھوں سے مخفی رہے مگر اس وجہ سے اس کی ہستی کے متعلق ہرگز ہرگز کوئی شبہ پیدا نہیں ہوسکتا کیونکہ اسے شناخت کرنے کے لئے اس راستہ سے بہت زیادہ یقینی اور قطعی راستے کھلے ہیں جو ہماری ان مادی آنکھوں کو میسر ہے۔

پس اے عزیزو! تم اس قسم کے بیہودہ شبہات سے اپنے آپ کو ایمان جیسی قیمتی چیز سے محروم نہ کرو۔ کیا تم ان لوگوں کے نقش قدم پر چلو گے جنہوں نے باوجود نہ دیکھنے کے مقناطیس اور بجلی کی طاقتوں کو مانا۔ وقت اور زمانہ کی حکومت کو اپنے اوپر تسلیم کیا۔ شہوت اور غضب کے سامنے گردنیں جھکائیں۔ مگر اپنے خالق و مالک کو محبت وعبودیت کا خراج دینے پر رضامند نہ ہوئے! نہیں نہیں! تم ایسا نہیں کرو گے۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر خاص فضل کرے اور ہم اس کی تعلیمات کی پیروی کرنے والے بنے۔ اور اس قسم کے شبہات سے دور رہیں۔ آمین

مکرمہ رشیدہ تسنیم خان صاحبہ امریکہ

میری والدہ عائشہ بی بی صاحبہ کی یاد میں

میری والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ 1895ء میں محترم سبحان خان صاحب اور محترمہ عمر بی بی صاحبہ کے ہاں موضع وڈالہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئیں۔عمر بی بی صاحبہ ایک راسخ العقیدہ عابدہ، زاہدہ نیک دل خاتون تھیں۔آپ نے اپنے بھتیجے خیرالدین کو ان کی والدہ کی وفات کے بعد اپنے بچوں کے ساتھ یکساں محبت سے پالا پوسا اور احسن طریق پر تربیت کی۔چنانچہ یہ بچے بچپن ہی سے جھوٹ اور فریب سے نفرت کرتے رہے، آپ نے ان میں جن بھوت پریت کے وجود، تعویذ گنڈے اور ٹونہ سے نفرت اور خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر یقین پیدا کر دیا تھا۔جس سے ان بچوں میں بڑے ہو کر ساری عمر دین کے ساتھ مضبوط وابستگی قائم رہی۔

ہماری پہلی والدہ ریشم بی بی صاحبہ (جو میری والدہ کی بڑی بہن تھیں) کی وفات کے بعد آپ ابا جی ڈاکٹر خیرالدین بٹ صاحب کے عقد میں آئیں۔آپ کا بچپن دیہاتی ماحول میں گزرا تھا، آپ کی طبیعت میں نیکی، نرمی اور سلجھاؤ، صفائی اور ستھرائی سے دلی وابستگی پیدا ہو گئی تھی۔آپ کے چہرے پر ہر وقت ایک دلفریب مسکراہٹ جلوہ گر رہتی۔بچوں اور بڑوں سے نہایت نرمی اور دھیمی آواز میں بات کرتیں۔ہم بچے انہیں ''آپا جی'' کے پیارے نام سے پکارتے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دس صحت مند بچوں سے نوازا تھا۔مجھے بتایا کرتی تھیں:''تم دسمبر کی ایک ٹھنڈی رات میں پیدا ہوئی تھی۔پیدائش کے بعد دائی نے کہا:''بی بی یہ تو تیسری بیٹی آئی ہے۔کہتی ہو تو میں اسے باہر ڈال آتی ہوں، صبح کہیں گے مردہ پیدا ہوئی تھی۔میں نے تمہیں اپنے ساتھ چمٹا لیا اور اسے کہا چل دفع ہو''۔

ابا جی ملازمت کے سلسلہ میں پنجاب کے مختلف قصبات کے ہسپتالوں میں رہے، جہاں اندر باہر کے کاموں کے لئے نوکروں کی سہولت مہیا ہوتی تھی۔آپا جی نے کبھی بھی کسی نوکر یا نوکرانی سے درشتی سے بات نہیں کی۔اگر نوکرانی کپڑے دھو رہی ہوتیں تو آپا جی نلکہ چلا رہی ہوتیں یا گھر کی لپا پوتیاں کر رہی ہوتیں۔نوکر انہیں ''بہن جی'' کہتے اور آپا جی سے ایسے خوش گپیاں کر رہی ہوتیں جیسے سہیلیاں ہوں۔ان کے کھانے اور سہولت کا خیال رکھتیں۔ان کے بچوں سے پیار اور حسن سلوک کرتیں۔جب ابا جی کی ٹرانسفر ہوتی تو اس ہسپتال کے نوکر سخت رنجیدہ ہوتے اور بعد میں ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد کرتے۔

ہمارے گھر میں محکمے کے آفیسرز کی اکثر دعوتیں ہوتی رہتی تھیں۔پُر تکلف کھانوں کا انتظام کرتیں لیکن خود سادہ غذا کھاتیں۔ہمیشہ سادہ لباس پہنتیں اور رات سونے سے پہلے نہا دھو کر دھلا ہوا صاف ستھرا لباس ضرور پہنتیں۔پردے کا خاص خیال رکھتیں، سر پر سفید دوپٹہ ضرور ہوتا۔

قبول احمدیت اور خلافت سے اخلاص

ابا جی 1930ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے مشرف ہوئے۔جب آپا جی کو پتہ چلا، تو ابا جی کو یہ کہتے ہوئے کہ ''آپ نے کبھی بھی غلط فیصلہ نہیں کیا'' بیعت سے مشرف ہوئیں۔پھر تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارا خاندان سوائے چند کے احمدی ہو گیا۔

آپا جی کا بہت سا زیور تھا۔صرف ضرورت کے وقت پہنتیں۔ہم سب بہنوں نے آپا جی کے زیور سے وراثت میں حصہ پایا۔آپا جی نے کچھ زیور رکھ کر باقی ابا جی کے سپرد کر دیا کہ قادیان میں زمین خرید کر اس پر مکان بنوائیں۔آپ نے ہمارے بچپن ہی سے یہ بات ہمارے دلوں میں راسخ کر دی تھی کہ اصل زیور تو علم ہے۔قادیان میں محلہ دارالعلوم میں جب ہمارے مکان کی تعمیر شروع ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مکان کی بنیاد رکھنے کے لئے ازراہ کرم تشریف لائے اور دعا کی۔

قادیان کا ماحول دوسرے قصبوں کی نسبت یکسر مختلف تھا۔ہر محلے میں بیت الذکر تھی جہاں ہر نماز کے بعد قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود کی کتب کا درس ہوتا، محلے کے چھوٹے بڑے شوق سے حاضر ہوتے، مستورات کے تعلیمی تربیتی اجلاسات منعقد ہوتے۔آپا جی باقاعدہ ان اجلاسات میں شرکت کرتیں۔اکثر بے دھڑک خاندان مسیح موعود کی خواتین سے ملاقات کرنے کے لئے ان کے گھروں میں چلی جاتیں۔ایک دفعہ حضرت خلیفہ ثانی کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئیں، ناشتہ میں کالی مرچ والے پراٹھے بنائے گئے تھے، جس کا تبرک آپا جی گھر میں بھی لے کر آئی تھیں، جس سے ہم سب فیضیاب ہوئے۔

دوسرے قصبات میں آپا جی کو ہسپتال کے نوکروں کی سہولت میسر تھی، قادیان میں گھر کا سارا کام آپا جی پر پڑ گیا۔ہم نے بھینس یا گائے تو ضرور رکھی ہوتی تھی۔اس کی ضروریات کا خیال بھی رکھتیں۔

جلسے کے دنوں میں قادیان میں ہمارے ہاں ہمارے ماموں مع بچوں کے اور ترگڑی اور ڈگری ضلع گوجرانوالہ کی خواتین مہمان ہوتیں۔آپا جی مہمانداری میں ''جت'' جاتیں، مہمانوازی نہایت خوش دلی سے کرتیں مہمانوں کے ہر طرح کے آرام کا خیال رکھتیں۔گھر کے کام کاج سے فارغ ہو کر جلسے کی کارروائی سننے چلی جاتیں۔

جلسہ سالانہ ہم بچوں کے لئے بہت سی خوشیاں لے کر آتا۔کئی دن پہلے شروع ہوئی چہل پہل، پرالیوں سے بھرے گڈوں اور اونٹوں کی لمبی لمبی قطاریں اور پرالی کی سوندھی سوندھی خوشبو فضا میں ہر طرف پھیلی ہوتی۔پرالی کے ڈھیروں پر لوٹیں لگانا، مردانہ جلسہ گاہ میں لکڑی کے پھٹوں سے بنی سیڑھیوں پر اچھلنا کودنا ہم نے خوب انجوائے کیا۔شام کو لنگر کی روٹیاں، آلو گوشت کا شوربہ یا خوشبودار مکس دال بہت مزا دیتی۔ماموں اور ممانی گاؤں کی رسم کے مطابق بہن کے گھر آتے ہوئے کچے چاولوں کے آٹے اور تلوں اور مونگ پھلی سے تیار کی ہوئی پنیاں لاتے۔شام کو گڑ والی چائے کے ساتھ کھیسوں اور لوئیوں کی بُکلوں میں بیٹھ کر ساتھ ساتھ مونگ پھلی ٹھونگنے سے لطف دوبالا ہو جاتا۔مہمانوں کی آمد اور رخصت پر دل کی دھڑکن تیز کرنے والے نعرہ ہائے تکبیر۔کیا بات تھی جلسہ سالانہ کے دنوں کی!

جلسے کے اختتام پر پرالی کی صفائی ہوتی۔جس کے ساتھ ساتھ حضرت مصلح موعود اور ثاقب زیروی صاحب کی نئی نظموں کے شعر گنگنانا بھی ہماری کھیل کا حصہ ہوتا تھا۔

حضرت اماں جان سے ملاقات

1950ء کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ہم حافظ آباد سے ربوہ آئے ہوئے تھے، جلسہ کے اختتام پر واپسی سے پہلے ہمارا حضرت اماں جان سے ملاقات کا پروگرام بنا۔خوش قسمتی سے اگلے دن ہی علی الصبح اجازت نامہ آ گیا۔موجودہ یادگار چوک کے ایک کچے مکان میں حضرت اماں جان مقیم تھیں۔کچھ انتظار کے بعد ہمیں اندر بلا لیا گیا۔کمرے میں فرشی نشست گاہ کا انتظام تھا، آپ گاؤ تکیہ کے سہارے دیوار کے ساتھ تشریف فرما تھیں۔آپا جی نے اپنے مختصر تعارف کے بعد دعا کے لئے درخواست کی، تو حضرت اماں جان نے فرمایا:''بی بی کیا دعا کروں؟'' آپا جی نے عرض کی ''اماں جان! دعا کریں میرے بچے نیک بنیں''۔حضرت اماں جان نے فرمایا:''ہاں بی بی نیک بنیں گے تو دین و دنیا سنور جائے گی''۔یہ بابرکت دعا ہم سب بہن بھائیوں کے لئے ساری زندگی ایک جاری چشمہ فیض بنی رہی۔

آپا جی کی طبیعت سادہ اور بے تکلف تھی۔اپنے دامادوں اور بہوؤں کے ساتھ بہت پیار کا سلوک تھا۔بات اس سادگی اور خوشدلی سے کرتیں کہ انسان بعد میں بھی اس شفقت کو یاد کر کے خوش ہوتا رہتا۔

آپا جی خاص طور پر بچوں سے بہت محبت اور پیار سے پیش آتیں۔اگر کسی کام کرنے والی کا بچہ ساتھ آ جاتا تو اسے کوئی میٹھی چیز کھانے کے لئے دیتیں اور اپنے بچوں کے کھلونوں سے کھیلنے دیتیں۔اپنے پوتوں اور نواسوں سے تو عشق تھا۔میرے بچے نانی امی کے ہاں جاتے ہی پراٹھے اور چائے کی فرمائش کرتے، اکثر تو آپا جی انہیں دیکھتے ہی باورچی خانے میں پراٹھے بنانے لگ جاتیں۔اسی طرح اپنی بہوؤں اور پوتے پوتیوں سے محبت کا اظہار کرتیں۔گھر میں مختلف پھلدار پودے تھے۔بچوں کے آنے پر انہیں پکا پھل دیتیں۔

1954ء میں ہم اپنا مکان مکمل ہونے پر ربوہ منتقل ہو گئے۔ابا جی حافظ آباد میں ملازمت کے سلسلے میں مقیم رہے۔یہ زمانہ آپا جی کے لئے ایک طرح سے ہماری مکمل سرپرستی کا زمانہ تھا۔کیونکہ دونوں بڑے بھائی ملازمت پر ربوہ سے باہر تھے۔آپا جی نہایت پُر شفقت اور نرم مزاج تھیں، بچوں کے آرام اور آسائش کا بہت لحاظ رکھتیں۔ابا جی پندرہ بیس دن کے بعد ایک دن کے لئے آتے ورنہ حافظ آباد سے کسی کے ہاتھوں آتی جاتی بس پر پندرہ دن کے لئے تازہ گوشت، سبزیاں اور پھل اور خرچہ وغیرہ بھجوا دیتے۔گوشت تو ہم بچے اسی دن سارا بھون بھان کر کھا لیتے، جبکہ پیسے حصہ بقدر جثہ آپس میں بانٹ لیتے اور جہاں مرضی ہوتی اڑاتے اور باقی کے دن جو گھر میں گڑ، دال، چنے اور جنس ہوتی پکتی رہتی۔ولایتی مرغیاں بے حساب انڈے دیتیں، حلوے بنتے اور دوست احباب کی تواضع ہوتی۔

ہم مختلف کلاسوں میں پڑھ رہے تھے۔ابھی ہمارے گھر میں بجلی نہیں لگی تھی۔ہم سب بہن بھائی ایک بڑے میز پر لیمپ رکھ کر ارد گرد چار پائیوں اور کرسیوں وغیرہ پر پڑھنے بیٹھ جاتے۔

جب کوئی کام کرنے والی بھوک کا اظہار کرتی، اسی وقت اسے روٹی پکا دیتیں۔ہمارے سرونٹ کوارٹر میں کچھ کرائے دار آ کر رہے۔کئی ماہ تنگ دستی کا اظہار کرتے اور کرایہ نہ دیتے۔آپا جی انہیں آٹا دے آتیں اور ہمدردی کا اظہار کرتیں۔ربوہ میں شروع میں ہمارے ہاں گائے تھی جب کبھی کوئی دودھ، لسی لینے آتا بخوشی اس کا مطالبہ پورا کرتیں۔ہر ایک کے ساتھ اخلاص اور محبت کا سلوک تھا۔تمام رشتہ داروں سے محبت کا سلوک کرتیں۔

14 جنوری 1978ء کو تقریباً 73 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

آپا جی موصیہ تھیں، بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔قارئین الفضل سے آپا جی مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ حافظہ وجیہہ آرزو صاحبہ ٹیچر عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ اہلیہ مکرم محمد مدثر صاحب انسپکٹر وکالت مال اول تحریک جدید ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

محض اللہ کے فضل اور احسان سے میرے چھوٹے بیٹے مصور احمد فارس واقف نو نے چار سال گیارہ ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا اس سے قبل میرے بڑے بیٹے محمد طلحہ واقف نو نے پانچ سال پانچ ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کیا تھا۔ مورخہ 14/اگست 2016ء کو جلسہ سالانہ یوکے کی عالمی بیعت کے بعد ہمارے گھر واقع دارالنصر غربی حبیب ربوہ پر تقریب آمین ہوئی۔ بچوں سے مکرم مبارک علی صاحب مربی سلسلہ نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسارہ کو حاصل ہوئی۔ بچے مکرم ماسٹر رشید احمد اطہر صاحب آف تخت ہزارہ حال مقیم دارالیمن غربی کے نواسے اور مکرم ماسٹر محمد شریف تنویر صاحب مرحوم آف ننکانہ صاحب حال مقیم دارالیمن غربی کے پوتے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو حافظ قرآن بنائے، عمر بھر قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے، یاد رکھنے اور اس کی تعلیمات پر کماحقہ عمل کرتے ہوئے اپنی نسلوں میں بھی اسے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شارٹ کورسز

خدا کے فضل وکرم سے عائشہ اکیڈمی کو مورخہ 11 جولائی تا 3/اگست مدرسۃ الحفظ طلباء میں طالبات کیلئے شارٹ کورسز منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ داخلہ کیلئے کل 91 درخواستیں موصول ہوئیں۔ 80 طالبات نے امتحان دیا 73 طالبات نے کامیابی حاصل کی ان میں سے 9 بیرون ربوہ سے تھیں۔ جن کا تعلق جہلم، گوجرانوالہ، گوجرہ، گجرات اور احمد نگر سے تھا۔ ان کورسز میں 4 شادی شدہ اور 3 کم عمر طالبات جن کی عمر 9 سے 11 سال ہے شامل ہوئیں۔

تدریسی نصاب ناظرہ، حفظ قرآن کریم، ترجمۃ القرآن، حدیث، کلام اور فقہ احمدیہ پر مشتمل تھا۔ حفظ ودینیات کے تمام اساتذہ کرام نے تدریسی فرائض انجام دیئے۔ 10/اگست کو نصرت جہاں کالج کے آڈیٹوریم میں تقسیم اسناد و انعامات کی تقریب منعقد کی گئی۔ تلاوت و رپورٹ کے بعد ناظر صاحب تعلیم نے انعامات واسناد تقسیم کئے اور طالبات سے خطاب فرمایا اور سوالات کے جواب دیئے دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

ولادت

مکرم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ ھبۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم احمد صاحب امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک واقفہ نو بیٹی کے بعد مورخہ 16/اگست 2016ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حمزہ احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود محترم نصیر احمد قریشی صاحب آف اسلام آباد حال امریکہ کا پوتا، محترم محمد علی اظہر صاحب آف قادیان اور حضرت ملک محمد سلیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے خاندان سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر والا، نیک، صالح، خادم دین، خلافت کا جاں نثار اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد قاسم صاحب اکاؤنٹنٹ ایوان محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ تنویر اسلام صاحبہ بیگم مکرم مسعود احمد خان صاحب کارکن طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ اینڈ کلینک ربوہ کے پیٹ کا ایک میجر آپریشن مورخہ 16/اگست 2016ء کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے۔ آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے کامیاب ہوگیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب صدر محلّہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم رانا دوست محمد صاحب صدر محلّہ دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ کی بائیں ٹانگ چھت سے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم آپریشن کو کامیاب کرے اور بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

سانحہ ارتحال

مکرم انوار احمد انوار صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب سابق صدر جماعت چک نمبر 128/9.L ضلع ساہیوال مورخہ 3/اگست 2016ء کو بقضائے الٰہی 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مورخہ 4/اگست 2016ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے دعا کرائی۔ ساہیوال کیس میں گرفتار ہوئے اور اسیر راہ مولیٰ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نائب امیر ضلع ساہیوال بھی رہے۔ گاؤں میں اکیلا گھر احمدی ہونے کے باوجود باعزت اور بارعب شخصیت کے طور پر زندگی گزاری۔ گاؤں کے اہم فیصلے خود کرتے تھے۔ صائب الرائے ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ آپ سے مشورہ لیتے۔ گاؤں کے بہت سے اہم سرکاری معاملات آپ کے ذریعہ حل ہوئے۔ علاقہ کے معروف زمیندار اور نمبردار تھے۔ آپ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے، پانچ بیٹیوں کے علاوہ پوتے، پوتیاں، پڑپوتے، پڑپوتیاں، نواسے، نواسیاں، پڑنواسے اور پڑنواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ جن کی تعداد 53 ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں جگہ دے، لواحقین کو صبر جمیل اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم محمد احمد صاحب صدر جماعت وامیر حلقہ راہوالی مورخہ 7/اگست 2016ء کو چٹھہ ہسپتال گوجرانوالہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اسی روز سہ پہر 3 بجے محترم ڈاکٹر محمد اکرام صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ نے آپ کی نماز جنازہ بیت الذکر راہوالی میں پڑھائی۔ بعدہ میت تدفین کے لئے ربوہ لائی گئی۔ دارالضیافت ربوہ میں رات 9 بجے محترم احسان اللہ چیمہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔

مکرم محمد احمد صاحب کو تقریباً 9 سال صدر جماعت راہوالی و امیر حلقہ راہوالی، سیکرٹری وصایا ضلع گوجرانوالہ کے عہدے پر دو سال کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ ضلعی تعمیراتی کمیٹی کے صدر نیز مقامی جماعت میں قائد مجلس اور سیکرٹری امور عامہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم بہت سے اوصاف کے حامل تھے۔ ملنسار، ہنس مکھ، خلافت احمدیہ کے شیدائی اور حضور انور کے خطبات بہت توجہ اور اہتمام سے سنتے تھے۔ سارا ہفتہ احباب جماعت کو یاددہانی کرواتے رہتے کہ اس جمعہ حضور انور نے ان امور پر عمل کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ مرکزی مہمانان خصوصاً واقفین زندگی کا بے حد ادب و احترام کرتے۔ جتنے بھی واقفین کو راہوالی میں خدمت کی توفیق ملی سب سے آپ نے تادم آخر پیار اور اخلاص کا تعلق قائم رکھا۔ آخری شدید بیماری میں بھی جماعتی ذمہ داریاں ادا کرتے رہے۔ جماعتی کاموں میں اپنی بیماری کو کبھی روک نہ بننے دیتے۔ آپ نے سوگواران میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ عطا کرے اور بچوں کو آپ کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نذیر احمد سانول صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 98 شمالی سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ مائدہ خلیل صاحبہ بنت مکرم خلیل احمد گھمن صاحب مرحوم چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا اہلیہ مکرم بشارت پرویز ہنجرا صاحب ولد مکرم پرویز احمد صاحب چک نمبر 9 پنیار ضلع سرگودھا حال جرمنی مورخہ 16 جولائی 2016ء کو 22 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ 19 جولائی 2016ء کو Aachen جرمنی میں مکرم سلمان احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ میت کے پاکستان آنے پر 21 جولائی 2016ء کو خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مقامی قبرستان 98 شمالی میں تدفین کے بعد مکرم طارق عباسی صاحب مربی سلسلہ چک 99 شمالی نے دعا کرائی۔ مرحومہ کی تربیت اچھے انداز میں ہوئی تھی۔ ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریوں کو خوشی سے ادا کرتیں اور دینی وتربیتی پروگراموں میں دلچسپی سے حاضر رہتیں۔ خلافت سے پیار اور اطاعت کا تعلق تھا۔ چھوٹی عمر میں ہی ایم ٹی اے پر حضور انور کے پروگرام توجہ سے سنا کرتیں۔ اپنے اور گھر کے افراد کیلئے دعائیہ خطوط لکھا کرتیں۔ بڑی صابرہ اور شاکرہ تھیں۔ 19 جولائی 2002ء میں اپنے والد صاحب اور 2003ء میں چھوٹی ہمشیرہ درعدن صاحبہ کی 14 سال کی عمر میں وفات کا صدمہ صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ 12/اکتوبر 2012ء کو مرحومہ کی شادی ہوئی اور جرمنی چلی گئیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے والدہ محترمہ نسرین بی بی صاحبہ، دو بہنیں مکرمہ ندرت خلیل صاحبہ زوجہ مکرم حامد محمود گھمن صاحب پیس ویلج ٹورانٹو کینیڈا، مکرمہ مبشرہ خلیل صاحبہ طالبہ بی کام 98 شمالی اور ایک بھائی جلیل احمد گھمن طالب علم کلاس ہشتم 98 شمالی سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے جنت الفردوس میں جگہ دے اور ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

27۔اگست2016ء

12:15 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
12:55 am	حج اوراس کے مسائل
1:20 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 26۔اگست2016ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:00 am	حضورانور کا پیس کانفرنس سے خطاب
6:45 am	حج اوراس کے مسائل
7:10 am	خطبہ جمعہ 26۔اگست2016ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاءمع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	دینی وفقہی مسائل
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے خطاب 24۔اگست2008ء
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	اردوسوال وجواب سیشن 20مئی1995ء
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	خطبہ جمعہ 26۔اگست2016ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	میدان عمل کی کہانی
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضورانور کا خطاب جلسہ سالانہ جرمنی

28۔اگست2016ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
3:50 am	خطبہ جمعہ 26۔اگست2016ء
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
6:00 am	الترتیل
6:30 am	حضورانور کا خطاب جلسہ سالانہ جرمنی
7:35 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ 26۔اگست2016ء
9:00 am	The Bigger Picture
9:55 am	لقاءمع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال وجواب 14جنوری1996ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 27مارچ2015ء (سپینش ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:40 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ 26۔اگست2016ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:10 pm	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ جرمنی
9:20 pm	قرآنک آرکیالوجی
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:15 pm	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ جرمنی

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔

نیز گھروں کی تعمیر اور انٹیریئر ڈیکوریشن کی جاتی ہے

145۔فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
Cell:0332-4828432,0323-3354444

طالب دعا: قیصر خلیل خاں

سملو جڑی بوٹی کے فوائد

سملو یا سمبل نامی عام جھاڑی ہے جس کی جڑ زرد رنگ کی ہوتی ہے۔سملو کی جڑ کے سفوف سے سرطان کے مریضوں کا شفا بخش علاج ہو چکا ہے۔

ضلع مانسہرہ کے دیہات میں سمبل کی جھاڑی کثرت سے ملتی ہے۔ یہ خودرو جھاڑی ہے۔اکثر لوگ اسے چراگاہوں سے کاٹ دیتے ہیں لیکن یہ ختم ہونے میں نہیں آتی بلکہ موسم بہار میں پھر برگ و بار لے آتی ہے۔اس کے پرانے پودوں کا قد سات آٹھ فٹ ہوتا ہے۔شاخیں اطراف میں پھیلی اور کانٹوں سے بھری ہوتی ہیں۔ ہر کانٹا سہ شاخہ ہوتا ہے۔ پرانے پودوں کے تنے کا قطر تین چار انچ ہوتا ہے۔ جڑیں گہری بلکہ آٹھ دس فٹ اندر گئی ہوتی ہیں۔یہی جڑ کارآمد ہے۔

اسے کاٹ کر اس پر سے چھلکا اتارتے اور سائے میں خشک کر لیتے ہیں۔ یہ چھلکا زرد رنگ کا ہوتا ہے اور کڑوا اس قدر کہ الامان۔اس کے زرد پھول گچھوں کی شکل میں لہلہاتے ہیں۔ پتے لمبوترے اور نوکیلے ہوتے ہیں۔ پھول چند دن بعد جھڑ جاتے ہیں۔ ان کی جگہ چھوٹے چھوٹے سبز دانے نکلتے ہیں جو پکنے پر سیاہ ہو جاتے ہیں۔

مقامی لوگ اسے مختلف امراض میں استعمال کرتے اور اس کے شفا بخش اثرات سے مستفید ہوتے ہیں۔مثلاً گلے میں تکلیف ہو تو اس کا چھلکا منہ میں رکھ کر سو جایئے۔اس کا کڑوا پانی حلق سے اترتا رہتا ہے اور صبح تک تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ منہ میں چھالے ہوں تو ایک چٹکی سفوف منہ میں رکھنے سے گھنٹہ بھر میں تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ جوڑوں کے درد میں سوتے وقت دو تین چٹکیاں سفوف پانی سے لے لیں۔ تین چار روز یہ عمل دہرانے سے درد رفع ہو جاتا ہے۔

سمبل کا سفوف روزانہ چھڑکنے سے پرانے سے پرانا زخم ہفتہ بھر میں ٹھیک ہو جاتا ہے۔ساتھ ہی دن میں دو بار کھانے کے بعد پانی کے ہمراہ سفوف کی دو تین چٹکیاں لینی چاہئے۔

جسم پر خارش، داد چنبل، پھوڑے پھنسی ہوں یا سر پر دانے نکل آئیں، تو سملو کی جڑ پانچ تولہ باریک پیس کر بیس تولہ سرسوں کے تیل میں ملا کر متاثرہ جگہ پر لگائیں۔ پندرہ دن میں فائدہ ہوگا۔ مرض پرانا ہو تو نسخہ ایک تا دو ماہ استعمال کریں۔

اگر دانتوں میں درد ہو یا مسوڑھوں سے خون آتا ہو، تو کسی اچھے منجن میں اس کی نصف مقدار کے ہم وزن سملو ملائیں اور دانتوں پر بطور منجن ملیں، دنوں میں خون رک جائے گا اور دانتوں کا درد بھی کافور ہوگا۔

اس کے علاوہ یہ جڑی بوٹی دماغ کی رسولی، بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنے میں مدد ہے۔

(مزید معلومات کیلئے اردو ڈائجسٹ نومبر 2005ء دیکھیں)

(مرسلہ: مکرم نصیر احمد شریف صاحب)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 25/اگست

طلوع فجر	4:13
طلوع آفتاب	5:37
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:44
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	34 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ

موسم ابر آلود رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

25۔اگست2016ء

6:05 am	جلسہ سالانہ یوکے تیسرے دن کی کارروائی
9:50 am	لقاءمع العرب
1:10 pm	ترجمۃ القرآن
7:05 pm	خطبہ جمعہ 13۔اگست2010ء
11:25 pm	خدام الاحمدیہ اجتماع

Life Care Ambulance Service

ربوہ میں پہلی بار پرائیویٹ A.C ایمبولینس سروس کا آغاز

پروپرائیٹر: طاہر محمود رابطہ نمبر 0332-7054311

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس

لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولاپوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔

اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

سپیڈ اپ کارگو سروسز

مناسب ریٹ تیز ترین سروس

Fedex اور DHL کی سہولت

پورے پاکستان سے سامان پک کرنے کی سہولت

پروپرائیٹر: چوہدری محمد اجمل شاہد 047-6214269

مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ: 0321-9990169

سٹی پبلک سکول (دارالصدر جنوبی ربوہ)

داخلے جاری ہیں

سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 2016-17 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے **داخلہ فارم** دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت

میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ

☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔

بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں

☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ

رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

FR-10